نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ مع محصول ملے

نمبر ۸ جلد ۴ — لودیانہ ۲۴ فروری ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

لڑکوں کو مجھ پاس آنے دو
کہ ایسوں ہی کا ہی آسمان
مسیح ہمارا کیا نصیب
سچ مُچ یہہ فضل بے قیاس

اور اُنہیں منع مت کرو
یہہ ہی خداوند کا فرمان
کہ لڑکوں کا تو ہی حبیب
ہم تیری کرتے ہیں سپاس

نور افشاں

جو سرکلر فارن آفس نے جاری کیا تھا اور جسکا منشا یہہ تھا کہ جہاں تک ہو سکے وہاں تک ہندوستانی بیش بہا تحفے وغیرہ شاہزادہ صاحب کو نہیں اُسکا عملدرامد یہہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب گائیکوار بروده نے ایک لاکھ روپیہ کھلانے میں صرف کئے اور مہاراجہ ہولکر نے پانچ لاکھ روپیہ تحفہ تحایف میں خرچ کئے۔ مہاراجہ پٹیالہ نے چار لاکھ روپیہ زیورات میں پندرہ لاکھ ایک کوٹ میں خرچ کئے۔ مہاراجہ صاحب کشمیر نے پچاس لاکھ اور نظام نے ۲۰ لاکھ اور سر سالار جنگ نے دو لاکھ روپیہ خرچ کئے ادنی درجہ کے رئیس و راجوں کا ابھی حال معلوم نہیں ہوا +

ایک کروڑ دو لاکھ روپیہ ان پانچ چار مہاراجوں نے باوجودیکہ سرکلر جاری ہو چکا تھا خرچ کیا اگر یہہ سرکلر جاری نہ ہوتا تو معلوم نہیں کیا کچھ بیجا تصرف کیا جاتا +

لفٹنٹ ونچل بن صاحب نے کوہ قاف اور ایران کے

سفر کا حال لکھا ہے اور ٹرکی اور ایران کی حالت بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہہ مقام باکو جو بحیرہ کیسپین پر ہے وہاں یعنے قوم گبر کا ایک پوجاری دیکھا اُسکو ہندوستان کے پارسیوں نے نوکر رکھا ہے تاکہ وہ آگ کو زندہ رکھے یہہ آگ ایک مدت سے جل رہی ہے +

میتھوڈسٹ مشن کانفرنس کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں اِس مشن میں ۴۰ پادری صاحبان و میم صاحبان تھیں اور ۱۰۰ ہندوستانی واعظ اور اور بہت سے اوستاد وغیرہ مددگار ہیں۔ اور ۳۰۰ بالغ اور ۹۸ نابالغ نے اصطباغ پایا۔ اِس مشن کا ہر ایک کام روز بروز ترقی پکڑتا جاتا ہے +

تحقیقی طور سے معلوم ہوا کہ بجائے جناب لارڈ نیپیر صاحب بہادر کمانڈر انچیف کے سر فریڈرک ہینس صاحب مقرر ہوئے ہیں اور یکم اپریل تک کلکتہ میں تشریف لے آوینگے +

فرینڈ آف انڈیا سے معلوم ہوا کہ جو ڈاک درمیان انگلستان و ہندوستان کے اب جاری ہے اور اب ۶ محصول فی چٹھی انگلستان سے ہندوستان تک از راہ سوت امٹن ہمبو اور براہ برنڈیسی جواب ۸ لگتے ہیں ۵ مقرر ہونیوالے ہیں + اور یہہ تخفیف یکم جولائی ۱۸۷۶ع سے ہوگی +

سلطنت روم کے قرضہ کی بابت کئی ایک اخبار میں یہہ رائے نظر سے گذری کہ چونکہ قرضہ سلطان روم کے ذمہ بہت ہوگیا ہے اور وہ سلطنت اسلامی سلطنت ہے اہل اسلام ساکنان ہند کو واجب ہے کہ جس طرح ہوسکے اُسکے اُتارنے کی تجویز کریں اکثروں نے یہہ بھی رائے دی ہے کہ ہندوستان میں آٹھ کروڑ مسلمان ہیں فی کس ع۵ دیویں تو یہہ قرضہ اُتر سکتا ہے +

اب ہم پوچھتے ہیں کہ سلطان روم نے کون سے رفاہ عام میں اسقدر قرضہ کر لیا جسکے واسطے یہاں چندہ جمع کیا جاوے ہمارے نزدیک زر دینے سے نیک صلاح دینی بہتر ہوتی ہے چاہئے کہ ہندوستان کے مسلمان سلطان صاحب کو یہہ صلاح دیویں کہ اپنی غریب رعایا پر ظلم نکریں زیادہ ستانی نکیجاوے محل میں صرف ایک بی بی رکھیں۔ گیارہ سو بیبیاں جنکا خرچ ۷۰ ہزار پونڈ سالیانہ ہے اُنکو نکالدیں اور یہہ ہی روپیہ سال بسال قرضے میں دیا کریں +

رعایا میں کوئی قوم ہو اُسکو غیر قوم سمجھکر علما کے فتوی فتور سے تکلیف نہ دیں۔ غریب رعایا جو قحط کی ماری ہوئی ہے اُسکی بہبودگی میں مصروف ہوں۔ تعصب کو دل سے دور کریں پھر چند روز میں سب کچھ ہوسکتا ہے۔ اور اگر بالفرض چندہ کچھ ہو بھی جاوے اور وہاں بھیجا جاوے تو وہ روپیہ سوائے بیبیوں کے خرچ کے اور کہیں کار آمد نہیں ہوگا +

جو رپورٹ مال پنجاب ۱۸۷۵-۷۴ع اب شایع ہوئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ معاملات رہن کی نسبت صاحب لفٹنٹ گورنر اپنی رضامندی ظاہر فرماتے ہیں یعنے ۳۱ مارچ ۱۸۷۵ع کو ۷۴ ۱۴۱ ۱۴۱۔ ایکڑ زمین یعنے ۱۳۔ ایکڑ فی میل مربع رقبہ زیر جمع رہن تھیں چنانچہ ایک ایکڑ مرہونہ کے مقابل میں ۴۹ ایکڑ غیر مرہونہ تھے جس میں سے سولہ ایکڑ زیر کاشت تھی ۱۸۷۵-۷۴ع میں ۱۰۰۱۱۰۔ ایکڑ یعنے ۲۔ ایکڑ فی میل مربع رقبہ زیر جمع اور ۹۔ ایکڑ فی میل مربع رقبہ مزروعہ سے کم رہن ہوئی اور ۲۱۷۵۳۔ ایکڑ کا فکر الرہن ہوا جو زمین رہن ہوئی اُس میں سے ۱۶۹۰۸۷۔ قرضہ کی بابت اور ۱۱۰۲۳۔ ایکڑ ترقیات کے واسطے سرمایہ حاصل کرنے کے لئے رہن ہوئی اور جو روپیہ لیا گیا اُسکی اوسط فی ایکڑ ۳۶ع ہے یعنے ۱۸۷۴-۷۳ع کے زر رہن کے فی ایکڑ ۵ع زیادہ اور ۱۷ برس کی جمع مالگذاری کے برابر۔ جو اراضیات ۱۸۷۵-۷۴ع کے آخیر پر رہن تھیں اُن میں سے ۴/۵ حصہ مرتہنوں کے قبضے میں تھا اور اُن مرتہنوں میں سے ۹۰۴۴۷ زمیندار اور ۴۴۹۵۲ اور لوگ تھے اور جو اراضیات اُسکے سال رہن ہوئیں اُنکی مرتہن ۵۰۰۴۸ میں سے ۲۷۹۹۶ زمیندار تھے۔ قسمت انبالہ وجالندھر فرقہ الحالی میں مشہور و معروف ہیں۔

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار کا پٹیالہ جانا اور وزیر علی اور اُسکے همراہیونکا همراہ ہونا

اِس خط کے سُننے پر پوچ جی آگ ببھوکا ہو کر بول اُٹھے ہمکو یہہ معلوم نہ تھا کہ آپ لوگ سیاحت کی لباس میں جاسوسی کے مہلک ہتھیار چھپائے ہوئے ہیں اور ٹٹی کی آڑ میں برملا شکار کرتے پھرتے ہیں اگر یہہ بات پہلے کُھل جاتی تو ہم تمہاری صورت دیکھنا کبھی گوارا نہ کرتے۔ تم لوگوں کو اپنی پروا تو خیر ہی ہے دوسرے بھلے مانسوں کے بگاڑنے میں بھی کچھ صرفہ نہیں اگر یہہ بات ہمارے خانصاحب تک پہونچ جائے اور وہ ہماری اور آپ کی ملاقات کی سُن پاویں تو خدا جانے ہم سے کس طرح پیش آویں بیشک گھر بار لوٹ ہمکو جلا وطن کئے بغیر نہ چھوڑیں۔ خدا کے لئے یہہ خیر ہماکی یہاں ہی رہنے دیجئے اور ناحق امن میں بیٹھے بٹھائے مالیہ کے سر پر آفت نہ ڈھائیے کیا زمانہ کی سختیاں اگلے ہم لوگوں پر کچھ کم ہو چکی ہیں کہ اب آپ لوگ نئے سرے رہا سہا بخار نکالنے لگے ہیں یعنے سکھونکے تشدد سے بڑی دعاؤں کے ساتھ رہائی پاکر اِس منصف گورنمنٹ یعنے سلطنت انگریزی کی اطاعت اختیار کی تھی اور خدا خدا کر کے ہمکو یہہ امن و امان کے دن نصیب ہوئے چنانچہ ہمارے نواب صاحب بھی اِس سلطنت کے بڑے شکر گذار اور دل وجان سے مطیع و فرماں بردار ہیں یہہ دیکھ کر کہ یہہ قوم نہایت منصف اور بڑی زبردست ہے اُنکے زیر حمایت رہنے میں ہمکو اپنے بگڑنے یا مخالف کی دست اندازی کا مطلق کھٹکا نہیں۔ اب بہتر یہہ ہے کہ آپ اپنا سا منہہ لیکر یہاں سے چلدیں اور کسیکو خبر نہ کریں ورنہ یاد رکھنا کہ یہاں پر تمہارا تنکا بوٹی چیلونکو ہاتھ نہیں آئیگا۔ پوچ جی کی تقریر سنکر یاسیے فیلسوف بوڑھے نے بڑے جوش کے ساتھ کہا کہ آپ نے اس

حسد و غیبت غصہ و ناپاکی مجھ سے دور کر
ان کے بدلے بھر میرے دل میں محبت اور وفا
گریہ میرے اس رنج کو تبدیل راحت سے مسیح
گریہ و زاری میری کر رحم سے اپنے فنا۔
٥ پاس میرے کچھ نہیں لاؤں جو میں تیرے حضور
مفلس و نادار ہوں میں تو ہی شاہِ اغنیا۔
٦ زخم میرے پُر تعفن ہائے ان کی کیسی بُو
تیری ہی پسلی کا آب و خوں ہوا انکی دوا
تو تو بالکل پاک تھا پیارے تھے ہم ناپاک سب
جنکی ناپاکی کے بدلے ہائے تو گھائل ہوا
٥ میں وہ مجرم ہوں کہ شایاں نار ہی میرے لئے
یا مسیح تو نے میری خاطر اُٹھائی بھی سزا
تو نے شمشیرِ عدالت سر پہ اپنے جھیل لی
تاکہ ہم بچ جائیں یہہ تو اقتضائے رحم تھا
رنج ہے خالق کجا اور درگہ مخلوق کو۔ ق۔
رعبِ سلطانی کجا اور اب یہہ سرگرمت ملا
٨ دیکھو وہ تختِ الٰہی۔ ہائے یہہ کنج لحد۔
وہ کلاہِ ایزدی اور تاج کانٹوں کا کجا۔
زندہ مردوں سے ہوا تو تیرے دن آپ ہی
باپ کے دہنے ہی جلوہ گر وہی جو تھا موا
ولئے ہم پر تجھ پہ ہم ایمان نہ لاویں اگر۔
جسنے انساں کے لئے اس دُکھ مصیبت کو سہا
تو وہی بیداغ برّہ ہی بہایا جسنے خون۔
یا مسیح تو سب گناہوں کا ہی کفارہ ہوا
پاک ہو جاتے ہیں ہم تیرے ہی خونِ پاک سے
تیری ہی خاطر ہوا انسان منظورِ الٰہ۔
ابرِ رحمت سے تو میرے کشتِ دل سیراب کر
میں ہوں مردہ دل میرے دل کو نئے سر سے جِلا
٧ دے حیاتِ ابدی مجھے زندہ ہوں میں تا ابد
یا یسوع ناصری شہباز کی سن لے دعا

بقیہ اہلِ اسلام کے اعتراضونکے جواب میں

یعنے یہہ مناسب نہیں کہ تو اس کام میں ہاتھ ڈالے۔ اُس لفظ مستورہ میں کچھ بیعزتی نہیں کیونکہ جب مسیح نے مرتے وقت یوحنا شاگرد کا ہاتھ مریم کے ہاتھ میں دیا تو اُس نے کہا کہ اے مستورہ اپنے بیٹے کو دیکھ۔ یہہ صرف محاورہ ہے جو علیحدہ علیحدہ ملکوں میں علیحدہ علیحدہ ہے جیسا کہ اس ملک میں لفظ تو عزت داروں کے حق میں بولنا بڑی بیعزتی کی بات ہے لیکن اَور ملکوں میں اسمیں بیعزتی نہیں۔ اور اس ملک میں بھی لفظ تو خدا کے لئے بولتے ہیں۔ کوئی عالم ایسی نکمّی باتوں کو پکڑے تو اُسکا کیا علم ہے۔ پھر مسیح نے لوگوں کو بار بار کہا کہ کوئی حرام یا حلال نہیں ہے سوائے اُس کے جو آدمی کے اندر سے نکلتی ہیں۔ یعنے حرام اور حلال صرف دل سے تعلق رکھتا ہے یہہ بات درست اور عقل کے موافق ہے کوئی عقل سے نہیں کہہ سکتا کہ اُونٹ حلال ہے اور ہاتھی حرام یا کہ ٹڈی حلال اور بِزّہ حرام ہے۔ یہہ صرف ملکونکا رواج ہے+

پھر پوچھتے ہیں کہ کس جگہہ میں لکھا ہے کہ عیسیٰ نے خود کہا کہ میں خدا ہوں۔ اور کہاں تثلیث کا ذکر کیا۔ جب تھوما رسول نے عیسیٰ کو کہا کہ اے میرے خداوند اے میرے خدا۔ مسیح نے ان خطابوں کو منظور کر کے جواب دیا کہ تو نے دیکھ کے یقین کیا۔ لیکن مبارک وہ ہے جو نہ دیکھے اور یقین لاوے۔ دیکھو یوحنا کی انجیل ۲۰ باب ۲۸ آیت پھر اُسنے کہا کہ پیشتر اس سے کہ ابراہام تھا میں ہوں۔ اور یہہ کہ میں اوّل و آخر ہوں یعنے کہ میں ازل سے ابد تک ہوں دیکھو یوحنا کے ۸ باب ۵۸ آیت اور ۲۲ باب پانچویں آیت اور مکاشفات پہلا باب ۸ آیت۔ پھر اُس نے اپنے تئیں قادرِ مطلق بتلایا اُس نے کہا کہ حیات و ممات میں ہوں۔ پھر کہا کہ میں ہی قادرِ مطلق ہوں۔ دیکھو انجیل یوحنا ۵ باب ۲۱۔ ۲۵ آیت پھر مکاشفات کا پہلا باب ۸ آیت پڑھو اُس نے کئی ایک دفعہ ظاہر کیا کہ میں حاضر و ناظر ہوں۔ دیکھو متی کی انجیل ۱۸ باب ۲۰ آیت اور ۲۸ باب ۲۰ آیت۔ پھر اُس نے کہا کہ آخری دن میں سبھوں کی عدالت کرونگا۔ دیکھو انجیل متی ۲۵ باب ۳۱ و ۳۲ آیت۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ بیشک عیسیٰ نے صاف صاف سکھلایا ہے کہ میں خدا ہوں۔ اور اگر مسیح نے تثلیث کا ذکر نہیں کیا تو بھی اُس نے باپ بیٹا روح القدس کا ذکر بار بار کیا ہے۔ اور یہہ بھی سکھلایا ہے کہ صرف ایک واحد خدا ہے۔ ان باتوں سے تثلیث ثابت ہوتی ہے کچھ ضرور نہیں کہ تثلیث کا ذکر کریں یا کہ مانیں۔ بشرطیکہ باپ بیٹے اور روح القدس کو ایک واحد خدا مانیں+

پھر پوچھتے ہیں کہ اگر عیسیٰ کے ماننے والے اُس سے نجات پاوینگے تو کیا محمدی جو اُسکو مانتے ہیں نجات حاصل نہ کرینگے۔ اِسکا جواب یہہ ہے کہ لفظ عیسیٰ کے معنے بچانیوالا ہے۔ پس جو اُسکو اپنا نجات دہندہ جانتے ہیں وہ ضرور اس سے نجات حاصل کرینگے۔ وے جو اُسکو صرف نبی جانتے ہیں۔ یہہ بھی پوچھتے ہیں کہ برنباس کی انجیل کیوں نہیں چھپواتے جواب اس لئے کہ وہ جعلی ہے۔ اور عیسائی بزرگوں میں سے ایک نے بھی اُسکا ذکر نہیں کیا اور جس حالت میں کہ مسلمان سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ پر ایک ہی انجیل اُتری ہے اور وہی اصلی ہے تو اُن کی سمجھ میں بھی برنباس کی انجیل ضرور جعلی ہے۔ اور جب ہم بھی اُسکو جعلی سمجھیں اور وہ بھی تمام اس بات پر متفق ہیں تو کیونکر اُسپر جھگڑا اور ایسے سوال کرتے ہیں۔ پھر دعوی کرتے ہیں کہ یونانی انجیل کو ترجمے کے ساتھ کیوں نہیں چھپواتے۔ اُن ملکوں میں جہاں یونانی علم ہے اسیطرح چھپواتے ہیں۔ لیکن جب ہندو اور مسلمان یونانی سے واقف نہیں تو اس سے کیا فایدہ ہوگا۔ لیکن جو شخص یونانی انجیل کو پڑھنا چاہے تو پادری صاحبان اُسکو نہایت شوق سے پڑھاتے ہیں۔ گاہ گاہ محمدی لوگ عیسائیوں سے کہتے ہیں کہ جب تک

تم عربی سے واقف نہ ہو تبتک ہماری کتابوں پر اعتراض مت کرو۔ اسیطرح وہ بھی انجیل پر اعتراض نہ کریں کیونکہ وہ یونانی سے واقف نہیں +

پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ نے کہا کہ توریت کبھی منسوخ نہ ہوگی اور پولوس رسول یوں کہتا ہے کہ وہ کمزور ہے۔ انتہی۔ عیسیٰ نے کہا کہ یہہ خیال نہ کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پورا کرنے کو آیا ہوں۔ ایک نقطہ توریت سے نہیں ہٹیگا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ جو لوگ انجیل سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ بار بار اسمیں یہہ تعلیم ہے کہ عیسیٰ ہمارے بدلے شرع کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں آیا۔ اور اسی باعث سے وہ ہماری راستبازی ہے۔ اور پولوس جو کہتا ہے کہ توریت کمزور ہے کمزوری سے مراد منسوخی کی نہیں بلکہ یہہ مراد ہے کہ وہ ہمکو بچا نہیں سکتی اس لئے کہ اُسپر عمل نہیں کر سکتے۔ اور پولوس آپ ہی کہتا ہے کہ کیا ہم شریعت کو باطل کرتے ہیں ایسا نہ ہووے بلکہ ہم تو شریعت کو قایم کرتے ہیں۔ دیکھو رومیوں کا تیسرا باب ۳۱ آیت پس شریعت ہمکو نیکی کا رستہ دکھلاتی ہے لیکن بچا نہیں سکتی۔ یہہ بھی اکثر پوچھتے ہیں کہ کسنے وہ پیشین گوئیاں کیں جو انجیل میں پوری نہیں ہوئیں۔ جیسا کہ متی کے ۲۴ باب ۳۴ آیت میں لکھا ہے کہ مسیح نے لوگوں سے کہا کہ تم مجھے بادلوں میں آسمان سے اُترتے دیکھوگے اور ابتک اُنہوں نے نہیں دیکھا پھر عیسیٰ نے کہا کہ جو لوگ کھڑے ہیں بعضے اُن میں سے نہ مرینگے کہ میں آسمان پر سے اُتروںگا۔ انجیل متی سولھواں باب ۲۸ آیت۔ اہل اسلام کیوں ایسے سوال کرتے ہیں کیونکہ وہ بھی جانتے ہیں کہ روز حشر یا روز حشر سے پہلے مسیح پھر آویگا۔ اور کہ جب لوگوں نے مسیح سے پوچھا کہ تو کب آویگا۔ اُس نے جواب سے انکار کیا لیکن جب وہ آویگا تو ضرور زندہ اور مردہ سب اُسکو دیکھینگے۔ عیسیٰ نے نہیں کہا کہ جو کھڑے ہیں ان میں سے بعضے نہ مرینگے جب تک میں آسمان سے نہ آؤں بلکہ یہہ کہا کہ جبتک میں اپنی بادشاہت میں نہ آؤں نہ مرینگے اگر معترض یوحنا کی انجیل چودھویں باب کی ۱۸-۲۳ آیت دیکھے تو اُسکو معلوم ہو جاویگا کہ مسیح کا آنا دو طرح یعنے روحانی اور جسمانی طرح سے ہو سکتا ہے۔ عیسیٰ ہمیشہ اپنے لوگوں کے ساتھ ہے جیسا کہ اُس نے وعدہ کیا۔ اور اپنے مرنے کے بعد اُٹھنے اگر اپنی بادشاہت کو خوب مقرر کیا +

گلتیوں کے خط کے تیسرے باب ۱۳ آیت میں لکھا ہے کہ مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے ہمیں بچایا کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنتی ہوا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ انتہی۔ اس پر سوچنا چاہئے کہ لعنت کے معنے گناہ کی واجبی سزا ہے۔ پس اس آیت کے یہہ معنے ہیں کہ عیسیٰ نے ہماری سزا اُٹھائی ہے +

یہہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ قرنتیوں کے پہلے خط کے پہلے باب ۲۵ آیت میں لکھا ہے کہ خدا کی بیوقوفی آدمیوں کی دانائی سے زیادہ دانا ہے۔ جواب۔ اس کے ساتھ ۲۳ آیت کو بھی دیکھو جس میں یہہ ہے کہ ہم عیسیٰ مصلوب کی منادی کرتے ہیں جو یونانی لوگوں کے سامنے بیوقوفی ہے جیسے کہ اب بھی لوگ اُس کو بیوقوفی سمجھتے ہیں۔ تو پولوس کہتا ہے کہ تم اس بات کو یعنے انجیل کو بیوقوفی کہتے ہو لیکن وہ آدمیوں کی دانائی سے زیادہ دانا ہے +

اخبارات مُلکی وولایتی

پیکن۔ دارالخلافہ چین سے ۹ فروری کو تار آیا جس سے معلوم ہوا کہ ایک شاہی حکم نسبت لیتاہی سابق گورنر چین پیکن گزٹ میں چھپا ہے جو اُسکی ہتک عزت کا سبب ہے یعنے لیتاہی پر شبہ مسٹر مارگری صاحب کے مار ڈالنے کا عاید ہوا ہے اسلئے وہ یونان فو میں حاضر ہوئے اور وہاں پر تحقیقات اُسکی کیجاوے +

اب اُمید ہے کہ مسٹر مارگری صاحب کے قاتل جلد گرفتار ہونگے۔ کیونکہ جناب ملکہ معظمہ صاحبہ کی عین یہہ مرضی ہے کہ چین سے اتحاد و دلی دوستی رہے اور مسٹر مارگری صاحب کے قاتل گرفتار ہو جاویں +

پارلیمنٹ کا اجلاس لنڈن میں ۷ فروری کو جناب حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا نے معہ جناب بیگم صاحبہ شہزادی الگزنڈرا کے پارلیمنٹ کا اجلاس شروع کیا جسمیں جناب ملکہ معظمہ صاحبہ نے یہہ بیان فرمایا کہ ہمارا چین کے ساتھ دلی اتحاد ہے یہہ ہمارا فرض تصور کیا گیا تھا کہ چونکہ ممالک بوسنیا اور ہرزیگوینا میں امن و امان قایم کرنے کو بہت سی بادشاہتیں متفق ہو کر کوشش کر رہی ہیں لہذا ہم بھی اُن سے علیحدہ نہ رہیں اسلئے سلطان روم کی آزادی ملحوظ رکھکر ہماری گورنمنٹ نے سلطان موصوف کو مشورہ دیا کہ وہ روم میں انتظام کی ایسی اصلاح کریں کہ اُنکی عیسائی رعایا کی تمام شکایت نارضامندی کی رفع ہو جائے مابدولت نے اُنکی منظوری پر منحصر رکھکر خدیو مصر کے حصے جو نہر سویز میں ہیں خریدنے قبول کئے ہیں اور مابدولت کو بھروسہ ہے کہ آپ تکمیل اس معاملہ کی کرینگے ۱۸۷۵ء کی مہم برما کی نسبت جو اس صورت گورنمنٹ چین سے کئی گئی تھی اُنکے جواب دوستانہ آگئے اور مسٹر مارگری صاحب کی قتل کی نسبت جو تحقیقات ہو رہی ہے اُسکے نتیجے کا مابدولت کو انتظار ہے اور مابدولت کو کچھ اطمینان ہے کہ وہ تحقیقات ایسے طریق پر ہوگی جس سے اصلی مجرم دریافت ہو کر سزایاب ہو جائینگے۔ مابدولت نہایت شکرگذار ہے کہ مابدولت کا فرزند ارجمند نہایت صحت اور تندرستی کے ساتھ ہندوستان کی سیر و گلگشت کر رہا ہے اور مابدولت کی تمام ہندوستان کی رعایا دلی محبت کے ساتھ اُسکی تواضع و تکریم میں مصروف ہے اس سے مابدولت کو یقین ہوتا ہے کہ مابدولت کی ہندوستانی رعایا مابدولت کی حکومت سے خوش اور اُسکی خیرخواہ ہے۔ جبکہ سلطنت ہند کی حکومت مابدولت کی بادشاہت میں شمول ہوئی تو بادشاہ کے القابوں میں کچھ ازدیاد یا تبدیلی نہیں کی گئی۔ اسلئے مابدولت نے

اس حال کے موقع کو اُس فروگذاشت کے رفع کرنے کے لئے مناسب تصور کیا اور اِس باب میں ایک مسودہ قانونی آپ کے سامھنے پیش ہوگا۔ ایک شاہی کمیشن تحقیقات اسواسطے قایم کیجاویگی کہ تجارت غلامان کی موقوفی کے متعلق جو عہدنامے اور شرایط اور ہدایتیں ہوئی ہیں اُنپر غور کرے۔ آپ سے اِس امر پر غور کرنے کے لئے کہا جایگا کہ اِس قسم کے جو تاجر ہندوستان کے بادشاہوں اور راجوں و مہاراجوں کی رعایا ہیں اُنکی سزا دینے کی کیا بہتر تجویز ہی۔ بدولت کو بھروسا ہی کہ جزیرہ نماسیلی کی کاروبار میں جولیاقت اور مستعدی ظاہر کی گئی ہی اُس سے اِس ملک کی حکومت اور رعب وداب اور انتظام بخوبی قایم ہوجاویگا۔ بعد اِس تقریر کے یہہ فرمایا کہ مسوّدات قانونی واسطے انتظام اپیل ہائے انجراور واسطے ترمیم قانون جہاز کے پارلیمنٹ میں پیش کئے جاوینگے اور یونیورسٹی اور ابتدائے تعلیم کی نسبت بھی قانون پیش کیا جاویگا +

بغاوت اِن دنوں ضلع زرفشان کے رہنے والی رعایا روس نے فاصد قوقند کی ترغیب سے بغاوت اختیار کرکے اُن پہاڑوں کو جنپر کپتان ارنڈکو صاحب نے فوج کشی کی تھی دفعتاً اپنے قبضے میں کرلیا اور فوج روس و رعایا مذکور میں جنگ ہوئی کمانیر فوج روس کے سینہ میں زخم شدید آیا اور فوج نے میدان سے مُنہہ موڑ دیا لیکن جب باغیوں نے تعاقب کیا تو پھر سپاہ روس نے سنبھلکر اُنکو شکست دی بابرین اِس عرصہ کے جنرل کاف مین صاحب کمانڈر انچیف افواج روس نے پہاڑی فوج زیر حکم میجر انگرل صاحب جنوب کی طرف سے گیارہ ہزار فٹ بلند پہاڑوں پر روانہ کردی دوسری جانب سے جنرل موصوف صاحب نے کپتان اسپیٹرک صاحب کے ماتحت فوج بھیدی اور کرنل موٹ صاحب اسسٹنٹ کمانیر ضلع زرفشان بھی آپہونچے اوران سب نے متفق ہوکر بعد مقابلہ مفسدوں کے تین سو آدمی قتل کئے اُنکا سرگروہ جو قوقند سے آیا تھا بھاگ گیا پس باغیوں نے عاجز ہوکر پناہ چاہی غرض بمشکل اِس بغاوت کا انتظام ہوا +

جنگ پراگ۔ ۸ فروری کو بذریعہ تار برقی معلوم ہوا کہ جنرالی کی سرکاری فوج قلعہ گنگ سار کے دریا سے دونو جانب گئی اور موضع انگر کو جلا دیا۔ اور پلٹن گورکھا نے گھیر کر قوم ملیہ کے لوگوں کو بھگا دیا اور مقام کو تھالاما کو بھی لے لیا یہاں پر بہت بدمعاش ملیہ رہا کرتے تھے سرکار کی جانب سے کوئی شخص مارا نہیں گیا جنرل کولبرن صاحب پراگ کو واسطے تقسیم کرنے فوج کے واپس آئیں گے +

جنگ چین ٹچ والے اب چین میں بڑی چستی و چالاکی ظاہر کررہے ہیں جنرل بیل صاحب جو وہاں ہیں اُنکی پاس آجکل کثرت سے فوج ہی۔ اسطرف کے لوگونکا گمان ہی کہ تھوڑے عرصہ میں تمام چین کے اضلاع ٹچ کی ماتحتی میں آجاوینگے کچھہ عرصہ گذرا ہی کہ تین ڈویزن فوج ایک ضلع میں جہاں آبادی زیادہ ہوگئے تھے وہاں بڑی جنگ ہوئی اور ٹچ والوں نے بڑے بڑے مورچے غنیم کے لے لئے اور اُس میں نیوامورچہ بھی آگیا یہہ مورچہ نسبت اور مورچوں کے بہت بڑا ہی اور یہہ مقام بہت مشہور معروف ہی ۸ فروری کو ٹچ والے اور آگے بڑھے اور بہت مواضعات فتح کئے روز بروز آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اہل چین والونے ہمت ہار دی +

دیکھئے نتیجہ اِس جنگ کا کیا ہوتا ہی +

شہر نو لفٹنٹ کرنل ملازم خدیو مصر نے بموجب تحقیق ڈاکٹر لونگسٹن صاحب دریا نیل کے اوس پار ایک نیا شہر دریافت کیا ہی۔ اُسکے متعلق ساٹھہ قصبے ہیں اور سارے اہل اسلام عالم و فاضل اُن میں آباد ہیں طرفہ یہہ کہ شہر نو دریافت کے اکثر مکانات میں ہاتھی دانت کے ستون بنے ہوئے ہیں +

برہما ریلوے برٹش گورنمنٹ برہما نے رنگون سے مقام پروم تک ریل کا بنانا شروع کردیا ہی اور تھوڑے عرصہ میں بیس میل تک طیار ہوگئی اُمید ہی کہ اخیر سال تک سٹرک طیار ہوجاویگی +

ہندو بیوہ کی شادی کلکتہ میں برہمو سماج کی ایک بیوہ کی شادی ہوئی جسکی عمر ۱۶ سال کی ہی + اُمید ہی کہ اکثر ذی علم ہندو رسم سابقہ کو چھوڑ بیوہ کی شادی کرنے لگیں گے +

امرت سر جناب پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم اے معہ جناب پادری ایف بیرنگ صاحب ہفتہ گذشتہ میں ولایت تشریف لیگئے۔ سنا ہی کہ اکتوبر سنہ حال میں لوٹ آوینگے +

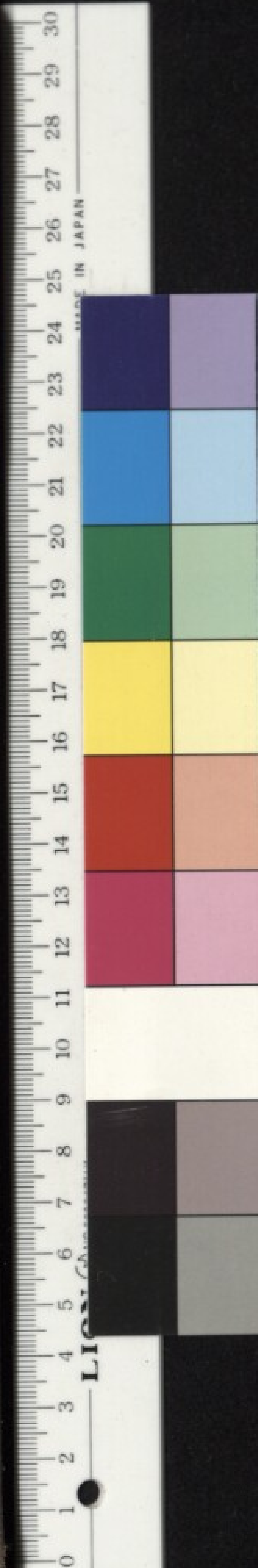
ترکی کپتان افندی اسید علی رضا جو ایک کپتان ترکونکی فوج کے ہیں وہ معہ چار افسروں کے ہندوستان میں داخل ہوئے ہیں اور کاشغر کو جاتے ہیں اُنکو سلطان روم نے حسب درخواست امیر کاشغر کے بھیجا ہی تاکہ وہ اتالیق غازی کے فوج کو قواعد سکھلاویں +

گاڑیاں جو عمدہ گاڑیاں ایسٹ انڈیا کمپنی نے واسطے حضور شاہزادہ ویلس کے طیار کی تھیں اُنکو مہاراجہ بردوان نے خرید لیا ہی اور جن گاڑیوں پر حضور شاہزادہ صاحب سوار ہوکر پھرا کرتے تھے وہ لارڈ لٹن صاحب کے واسطے رکھہ لی گئی ہیں +

ملول صاحب۔ ایک اخبار میں لکھا ہی کہ مسٹر آر۔ جی۔ ملول صاحب جو تھوڑے روز مسلمان رہے ہیں اور اب نہایت تباہی اور تنگی کی حالت میں ہیں بحضور شاہزادہ صاحب ویلس بہادر ایک عرضی باستدعائے رحم بھیجی ہی ابھی تک کچھہ نتیجہ معلوم نہیں ہوا +

ڈاکہ۔ چند مہاجن جو الہ آباد سے تیرتھہ یاترا کرکے واپس آرہے تھے اُنکا کل مال و اسباب ضلع رائے بریلی ملک اودہ میں لوٹا گیا اب افسران پولیس موقع کی تحقیقات کے واسطے وہاں موجود ہیں اور بڑی سرگرمی سے کوشش ہورہی ہی +

مصر بعض اخباروں میں لکھا ہی۔ کہ اسوقت تعداد غربا و فقرا کی جو مصر میں مقیم ہیں بتفصیل ذیل ہی +



خاص مصر میں ۷۹۹۷۶ - آدمی - اسکیدریہ میں ۲۱۹۷۴ انکی
ان میں باشندگان روم کے ۴۷۰۰ - اور فرانس کے ۱۷۰۰۰ -
اور اطالیہ کے ۱۳۹۰۶ - اور اسٹریا کے ۹۳۰۰ - اور انگلستان کے
۹۰۰ - اور جرمنی کے ۱۱۰۰ - آدمی ہیں - یہہ سب محتاج غریب
بہت تنگ ہیں ❊

ہندوستانی انجن - اہالیان ہند کو یہہ ایک بڑا مژدہ ہی کہ
انکے ایک ہندوستانی بھائی نے ان ہی خراب وخستہ لُہاری -
اور بڑہی کے اوزاروں اور ان ہی ناخواندہ - اور لُہاروں
کے ہاتھ سے قصبہ وندنگال علاقہ مدراس میں ایک دُخانی
گاڑی - صرف تین فٹ میں بنائی - جسپر ایک آدمی کو سوار کیا
اور چند قدم سڑک درست کرکے اُسپر ایک گاڑی کو چلایا -
وہ گاڑی بہمہ وجوہ اسیطرح چلی - جیسا کہ دخانی انجن گاڑیونکو
لیکر وہاں سے قریب کی ریل پر چلا کرتا ہی - ترچناپلی کی اخبار
میں اس صفت کی بڑی تعریف لکھی ہی معلوم ہوتا ہی - کہ دکہن
کے لوگ چند روز میں تمام ہندوستان پر سبقت لیجاینگے -
انکے خیالات پابند حصول نوکری یا پیشہ وکالت ومختاری
کے نہیں ہیں - بلکہ تجارت ودستکاری کیطرف متوجہ ہیں ❊
کلکتہ - سُنا گیا ہی کہ کلکتہ کے بنگالیوں میں آجکل بڑا رنج پھیلا
ہوا ہی - کیونکہ چوبیس فیصدی امتحان بی اے میں پورے اُترے
جو لوگ امتحان میں پاس نہیں ہوئے ہیں اُن لوگوں کی
صورت قابل دیکھنے کے ہی یہہ لوگ بڑی قدر کالج کے درجونکی
کرتے ہیں جو بنگالی امتحان میں پاس نہیں ہوتا ہی اُس کا گھر
بار رنج میں مبتلا ہوجاتا ہی - اکثر ان لوگوں نے جنکا امتحان
نہیں ہوا امتحان کے کاغذ پر لکھا ہی - کہ اے صاحب میں یتیم ہوں
مجکو کالج میں کوئی درجہ مل جاوے ❊
شاہزادہ ویلس - صاحب ملک اودہ نیوز اپنے ضمیمہ مورخہ
۱۶ فروری میں بحوالہ اخبار اسٹیٹسمین رقمطراز ہیں کہ افواہ ہی
کہ جناب شاہزادہ ویلز صاحب کلکتہ میں واپس تشریف لاینگے -

کیونکہ ڈاکٹر فیرز صاحب نے صلاح دی ہی - کہ کلکتہ سے ولایت
تشریف لیجائیں - وجہ یہہ معلوم ہوئی ہی - کہ بمبئی میں مرض چیچک کا
زور ہی ❊

انعام - اخبار لکھنو ٹائمز رقمطراز ہی کہ عالیجناب شاہزادہ ویلز
بہادر نے اُن غیر متعہد عہدہ داروں اور غیر سرکاری شخصوں کو
جو بیلی گارد کی اصلی فوج میں شامل تھے اور جو اُسوقت جبکہ اُن
خیرخواہ ہندوستانیونکی یادگار کا پتھر رکھا گیا تھا جو اُس قابل یادگار
محاصرہ میں قتل ہوئے تقسیم کرنے کے واسطے مبلغ دس ہزار
روپیہ عنایت فرمائے ہیں ❊

رفل بندوقیں - اخبار آرمی نیوی گزٹ تحریر کرتا ہی
کہ کارخانہ ہائے انگلستان میں شہنشاہ چین نے حکم بھیجا ہی کہ
جو بندوقیں مارٹینی ہنری کی ہیں اُسکے پرزے جدا جدا چین کو بھیجے
جاویں اُسکو دیکھکر چین میں بھی بندوق بنائی جاویگی شہنشاہ کا
حکم ہی کہ جنگی کارخانوں میں ایسی بندوقیں بہت سی بنائی جاویں
تحقیقات - حضور نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ایک
سرکلر جاری کیا ہی جسکا منشا یہہ ہی کہ جو عمارتیں قدیمی ہیں اور
قابل دید ہیں وہ قایم رہیں اور انکی مرمت ہمیشہ ہوا کرے علاوہ
اسکے اکثر عجیب اور غریب اشیا پنجاب میں زمین سے برآمد ہوتی
ہیں - پس ظاہر ہی کہ پنجاب ایسی چیزوں کے دریافت کرنیکے لئے
عمدہ مقام ہی اور حضور ممدوح نے ایک یادداشت طبع کی ہی جو
جنرل کننگم صاحب نے طیار کی تھی اس یادداشت سے معلوم
ہوتا ہی کہ کون کون مقام سے عمدہ عمدہ اشیا برآمد ہوسکتی ہیں
درخت - ملک کیلی فورنیا میں ایک درخت پہاڑی یوسومیہ
سرانیوڈا کے مغربی ڈہلاو پر سطح سمندر سے چھ ہزار پانسو فٹ
کی بلندی پر جما ہوا ہی ہر سال جو اس درخت میں ایک حلقہ زیادہ
ہوجاتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ عمر اس درخت کی دو ہزار دوسو
۵۰ برس کی ہی بلندی اس درخت کی دوسو چھہتر (۲۷۶) فٹ ہی قطر
اسکا جڑ کے قریب ۲۶ فٹ ہی زمین سے سو فٹ بلندی پر بحساب

اوسط چھلکا ایک فٹ ہوتا ہی کل مقدار اسکی سطح کی ۱۴۰ ہزار
کیوبک فٹ ہی اسمیں اسقدر گرمی نکل سکتی ہی کہ ۱۶ میل کے محیط
میں آسکیں بہت دنوں میں یہہ درخت گرایا گیا ہی ❊

سوات - کوہ نور کے کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ مدت سے
علاقہ سوات میں کوئی بادشاہ نتھا ہر ایک خیل اپنے اپنے خان
کے تابع تھے - اگرچہ جملہ افغانستان اخوند صاحب کو بمنزلہ بادشاہ
جانتے تھے مگر اخون صاحب نے ہمیشہ فقیری ہی کا دعوے رکھا
ماہ مارچ سنہ ۱۸۵۰ع کو اخون صاحب نے سید احمد شاہ نام کو علاقہ سوات
کا بادشاہ مقرر کیا - میان گل فرزند اخون صاحب نے ہرچند اپنے
بادشاہ ہونے کے واسطے درخواست کی مگر اخون صاحب نے
نمانا اور انکو نصیحت کی کہ ہم درویش ہیں ہمکو بادشاہت کیا
چاہئے - میان گل نے دیگر خوانین سے مشورہ کیا کہ کوئی شخص
بادشاہ کی فرمانبرداری نکرے بادشاہ میں ہوں فیمابین غدر
برپا ہوگیا میان گل صاحب بھی شکوہ شاہانہ رکھتے ہیں اور ہر ایک
طرف لشکر کشی اور حملہ آوری کرتے ہیں ❊
شہر نیویارک واقع امریکہ میں تمام دنیا کے گرد سلسلہ
تار برقی کو قایم کرنے کی تجویز ہوئی ہی اور اُسکی تعمیل بھی
شروع ہوگئی ہی ❊

معزول شاہ اودہ - دہلی گزٹ انگریزی میں لکھا ہی کہ
جب شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس کلکتہ کی سیر میں مصروف
تھے انکی خواہش ہوئی کہ واجد علی شاہ سابق نواب اودہ کو بلاکر
ملاقات کریں چنانچہ یہہ پیغام اُنکو دیا گیا اُس پر واجد علیشاہ
نے حاضر ہونے سے انکار کیا اور جواب دیا کہ اگر میں بادشاہ ہوتا
تو حسب الطلب شاہزادہ صاحب کے حاضر ہوتا اور ملتا مگر میں
ایک نکالا ہوا فقیر ہوں اسلئے میرا جانا ایسے شاہزادہ کے پاس
جو مالک اُس سلطنت کا ہی کچھ مناسبت نہیں رکھتا - یہہ جواب
شاہزادہ صاحب کے دل میں اثر کر گیا اور خود جانیکا ارادہ کیا -
غرض جب شاہزادہ صاحب واجد علی شاہ سے ملے نواب صاحب

نے حضور کی بڑی خاطر تواضع کی جس سے شاہزادہ صاحب بہت خوش ہوئے اور نواب صاحب کے حال پر رحم فرما کر یہہ فرمایا کہ میں تمہاری بہتری کے لئے حضور ملکہ معظمہ سے کہونگا بعدہ واجد علیشاہ نے ایک چھڑی جواہر جڑی شاہزادہ صاحب کی نذر گذری ✤

جے پور اخبار ٹائمز میں درج ہی کہ ۱۹ جنوری کو جیپور کے کارخانہ میں جو باروت آتشبازی اور فوجی کام کیلئے طیار ہوتی تھی وہ دفعتاً آگ سے اُڑ گئی جسکے صدمہ سے ۱۰ آدمی مرگئے۔ ۹ کی لاش دستیاب ہوئیں ایک کا پتہ نہ لگا۔ ۱۵ آدمی سخت زخمی ہو کر ہسپتال بھیجے گئے۔ وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہی کہ شاید کسی مزدور نے وہاں حقہ پیکر آگ ویسی چھوڑ دی ہوگی۔ کارخانہ کے مکان کی دیواریں ۳ فیٹ عرض کی بالکل برباد ہوگئیں

ہیرے کی کان شعبہ جو پنجاب اخبار بحوالہ الٰہ آباد گزٹ لکھتا ہی کہ درہ کابل میں ایک کان ہیرے کی دریافت ہوئی ہی اُسکا سبب یہہ ہی کہ ایک شخص باشندہ کابل کو ایک ہیرا ہاتھ لگا طمع کی وجہ سے وہ ہیرا ہر روز وہاں جاکر لے آتا۔ اور بازار میں فروخت کرتا۔ رفتہ رفتہ اسکی خبر امیر صاحب تک پہنچی امیر صاحب نے یہہ خبر سُنکر اُس کان کی تلاش کروائی تو درحقیقت ایک کان برآمد ہوئی اب امیر صاحب نے اُس پر ایک پہرہ تعینات کر دیا ✤

لودیانہ

۱۷ و ۱۸ فروری کو جناب صاحب کمشنر بہادر نے سشن کا اجلاس فرماکر دو مقدمہ فیصل کئے پہلے وہ مقدمہ جو بمقام قصبہ گھنے سے خون کا آیا ہوا تھا اُس میں تین شخص ملزم قرار دئے گئے تھے سو بعد تحقیقات کامل کے تینوں شخص صاحب کمشنر بہادر نے معہ رائے صاحبان اہل جوری بری فرمائے ✤

دوسرا مقدمہ زنا بالجبر کا جو نسبت وزیر محمد خاں ساکن جھجر حال مقیم لودیانہ و ایک میراسی بھی اِس مقدمہ میں ملزم قرار دیا گیا تھا۔ بعد تحقیقات کے وزیر محمد خاں رہا ہوا اور میراسی کو چھ ماہ کی قید ہوئی ✤

فرقہ خانگیاں کی بابت پھر بحث شروع ہوئی ہی کہ یہہ فرقہ تمام شہر میں ہر ایک گلی کوچے میں نہ رہنا چاہیئے بلکہ ایک جگہہ سب خانگیاں سکونت اختیار کریں مگر ابھی اسکا کچھ نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ ۲۳ فروری کی رات کو بادل چڑھ آیا مگر قدرے تقاطر ہو کر کھل گیا غلہ کی کھینچ پھر شروع ہی

رسید زر

محمد شاہ دین صاحب از لودیانہ بقیہ ۶/
رائے بہلو مل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور پیشگی لے
خواجہ حسن شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ لودیانہ پیشگی عہ
بابو الیسری پرشاد از فتح گڈہ بقیہ پہ
حسن علی کیپٹی کسٹ نصیر آباد بقیہ عہ پیشگی عہ لے
مولوی نعمت علیخانصاحب مدرس بہلولپور بقیہ حہ
منشی عبد الغنی صاحب ہیڈ ڈاکٹر بالیر کوٹلہ پیشگی عما
قاسم الدینخانصاحب اعظم گڈہ بیہ
جناب سارجنٹ ایس بو اینڈ کلکتہ پیشگی لے
میاں ابراہیم طالب الدین صوبہ دار رجمنٹ ۱۱ انگو ملاس پیشگی لے
بابو گوبند پرشاد معرفت پادری ایسلی صاحب فتح گڈہ ۱۴
لالہ جمّل صاحب خزانچی لودیانہ پیشگی عہ
بابو طامس ہاول صاحب از صادق پور پیشگی لے
منشی حسین بخش صاحب فروزپور پیشگی ۰.۵
منشی امان اللہ صاحب جبل پور رجمنٹ ۲۱ لے
سردار عطر سنگھ صاحب رئیس بہدوڑ پیشگی لے
معرفت جناب مسٹر برگز صاحب ملتان بقیہ عہ
سید ولی حیدر صاحب محافظ دفتر للت پور لعہ
بخشی رگبیر دیال صاحب از جالندھر چھاونی ۵/
پادری جارج شرٹ صاحب کرانچی پیشگی لے
منشی جلال الدین صاحب کیپٹی کسٹ بنوں بقیہ عما
جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ بقیہ لعہ

کیفیت حفظان صحت پنجاب

کُل اموات ہفتہ حال میں (۹۱۷) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۸۷۰) تھیں کوئی موت مرض ہیضہ سے درج رجسٹر نہیں ہوئی (۱۲۷) اموات مرض چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۸۰) تھیں اضلاع گوڑگانوہ۔ لاہور جھنگ و پشاور میں یہہ مرض بکثرت ہی بہت سے دوسرے اضلاع پنجاب میں مختلف اموات واقع ہوئیں قصبہ پلول میں یہہ مرض بہت مہلک ہی اُس میں (۱۷) اموات درج رجسٹر ہوئیں شہر لاہور و امرتسر میں بھی یہہ مرض ہی احاطہ پنجاب کی تندرستی میں ترقی ہی کئی بڑے قصبات کی اوسط اموات بہت بڑی ہی اوسط اموات قصبہ پلول کی (۱۲۲) کرتارپور کی (۱۴۷) ٹانڈہ اور مری (۹۰) امرتسر کی (۶۵) بیرون ملتان کی (۷۶) ہی چھوٹا قصبہ کبالیہ ضلع منٹگمری نہایت ناتندرست ہی اُسکی اوسط اموات سالانہ ہفتہ حال میں ۱۰۳ فی ہزار ہی اوسط اموات قصبات پنجاب کی اُس مردم شماری سے کہ جو ۱۸۶۸ء میں لی گئی نکالی گئی ہی سوائے امرتسر و جالندھر کے کہ جہاں مردم شماری نہیں کی گئی اور جنکی اوسط اموات ۱۸۶۸ء کی آبادی پر شمار کی گئی ہی اور لنڈن کی اوسط اموات اُس سے کہ جو ۱۸۷۱ء میں ہوئی تھی اور ۱۸۷۵ء کے درمیان میں چار سال اور تین ماہ کی آبادی اُس مردم شماری کے حساب سے کہ جو ۱۸۶۱ء و ۱۸۷۱ء کے درمیان ہوئی بڑھائی گئی فقط

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا